احکام ومسائل

مریض کی طہارت اور نماز کے طریقے

تحریر:- مولانا سید عبدالحلیم مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمدللہ نحمدہ و نستعینہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ و رسولہ۔ اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ' ما جعل علیکم فی الدین من حرج : و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد و الکفر ترک الصلاۃ۔

نماز دین اسلام کا ایک بنیادی رکن اور شعار ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں ان میں پہلا رکن توحید ورسالت کی گواہی' دوسرا رکن نماز' تیسرا رکن روزہ' چوتھا رکن زکوٰۃ اور پانچواں رکن حج ہے۔

تو اس میں سب سے پہلے اور توحید کے بعد نماز کو ذکر گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کے بعد جو چیز انسان پر ضروری ہو جاتی ہے وہ نماز ہے اور نماز کی اس قدر اہمیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان بندے اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی اگر چیز ہے تو وہ نماز ہے۔ اگر نمازی ہے تو مومن اور مسلمان اور وہ ان کی پابندی نہیں کرتا تو پھر وہ کافر ہے۔

اسلام ہمارا اتنا تنگ نظر نہیں ہے کہ وہ نماز جیسی عبادت کو ایک ہی طرح ادا کرنے کا حکم دیتا ہو بلکہ اس کی فرضیت کے ساتھ اس کے ادا کرنے کے آسان اصول اور طریقے بھی بتا دیئے ہیں لیکن اس سے چھٹی نہیں دی کہ آدمی چھٹی کر کے بیٹھ جائے شریعت نے مریض اور معذور لوگوں کا خاص خیال رکھا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسان شریعت دے کر مبعوث کیا جو کہ آسانی اور سہولت پر مشتمل ہے۔

جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ماجعل علیکم فی الدین من حرج۔ (سورۃ حج ۷۸)

ترجمہ:- تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی گئی۔

اور فرمایا: اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ (سورۃبقرہ ۱۸۵)

اور فرمایا: پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم طاقت رکھو سنو اور اطاعت کرو۔

فاتقواللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعواہ۔ (سورۃ تغابن آیت ۱۶)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان الدین یسرہ'' بے شک دین آسان ہے۔ اور فرمایا کہ جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جتنی تم طاقت رکھو اس کا بجالاؤ۔

تو اس بنیادی قاعدہ کے تحت اللہ تعالیٰ نے معذور قسم کے لوگوں سے عبادت کی ادائیگی میں تخفیف کردی تاکہ اللہ کی عبادت کو وہ بجالا سکیں بغیر کسی آڑ اور مشقت کے۔

تو اس ضمن میں شیخ صالح عثیمین حفظہ اللہ کے ایک چھوٹے سے رسالے کا ترجمہ قارئین کی نظر کیا جا رہا ہے جو اسی موضوع پر مشتمل ہے تاکہ مریض اور معذور بھائی نماز جیسی اہم عبادت کو نہ چھوڑ دیں۔ تو اس ضمن میں سب سے پہلے مریض کی طہارت کے طریقوں کو ذکر کیا جائے گا اور بعد میں نماز کی ادائیگی کے طریقے ذکر کئے جائیں گے۔

مریض کی طہارت کے طریقے

(۱) مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ پانی کے ساتھ طہارت کرے۔ (حدث اصغر) یعنی

وضوء ٹوٹ جانے کی صورت میں وضو کرے اور (حدث اکبر) یعنی جنابت کی صورت میں غسل کرے۔

(۲) اگر (مریض) پانی کے ساتھ طہارت نہیں کر سکتا کسی مجبوری یا کسی خوف کی وجہ سے کہ شاید مرض زیادہ ہو جائے یا شفاء میں تاخیر کے ڈر سے تو پھر وہ تیمم کر لے۔

(۳) تیمّم کی صورت

اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک صاف زمین پر ایک بار مارے پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے کو ملے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو بعض کو بعض کے ساتھ ملے اگر وہ طاقت نہیں رکھتا کہ خود تیمم کرے تو دوسرا شخص اس کو تیمم کروا دے اس طرح کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک صاف زمین پر مارے اور پھر مریض کے چہرے پر ملے اور اسکے ہاتھوں پر یعنی مل دے۔ اس طرح اگر کوئی وضوء خود نہیں کر سکتا تو اس کو دوسرا آدمی کروا دے۔

(۴) اور تیمم کا دیوار یا ایسی چیز جس پر غبار ہو اس سے کرنا جائز ہے اگر دیوار پر پینٹ وغیرہ کیا ہو جو زمین کی جنس سے نہیں تو اس سے تیمم نہ کرے الا یہ کہ اس پر غبار ہو۔

(۵) اگر دیوار یا کوئی اور چیز ایسی نہ ہو کہ جس پر غبار ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے پاس رومال یا برتن میں مٹی رکھ لے اور اس سے تیمم وغیرہ کرے۔

(۶) اور جب (مریض) نماز کیلئے تیمم کرے اور اسی طہارت پر باقی رہے دوسرے نماز کے وقت تک تو وہ اس کو پہلے تیمم کے ساتھ ہی پڑھ لے دوسرا تیمم نہ کرے اس لئے کہ وہ ابھی تک طہارت پر باقی ہے اور کوئی چیز نہیں پائی گئی جو اس کی طہارت کو باطل کر دے ختم کر دے۔

(۷) مریض کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے بدن کو نجاسات سے پاک رکھے اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسی حال میں نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہو گی اور اس پر اعادہ نہیں ہو گا۔

(۸) مریض کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں کو نجاسات سے پاک رکھے یا ان کو اتار دے اور پاک صاف کپڑے پہن لے اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسی حالت میں نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہو گی اور نہ ہی اس پر اس کا لوٹانا ہو گا۔

(۹) مریض کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ پاک صاف چیز پر نماز پڑھے اگر وہ ناپاک بستر پر ہے تو اس کو دھو لے یا اس کو بدل لے کسی پاک صاف بستر کے ساتھ یا پھر اس پر کوئی پاک صاف چیز بچھا لے اگر اس کام کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اسی حالت میں نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہو گی اور اس پر کوئی اعادہ نہیں ہو گا۔

مریض کی نماز کے طریقے

(۱) مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے اگرچہ جھک کر پڑھے یا دیوار یا ستون یا لاٹھی وغیرہ کے ساتھ سہارا لگا لے۔

(۲) اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر بیٹھ کر پڑھ لے اور افضل یہ ہے کہ التی پالتی کے ساتھ کھڑے ہونے اور رکوع والی جگہ میں بیٹھ جائے اور سجدہ کرتے وقت دو زانوں ہو جائے۔

(۳) اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے پہلو پر پڑھ لے قبلہ رخ ہو کر اور دائیں جانب بائیں جانب سے افضل ہے۔ اگر قبلہ رخ نہ ہو سکتا ہو تو جدھر بھی اس کا رخ ہے نماز پڑھ لے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۴) اگر وہ پہلے پر نماز کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اپنی دونوں ٹانگوں کو قبلہ کی طرف کر لے اور افضل یہ ہے کہ تھوڑا سا سر اٹھا کر رکھے تاکہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو سکے اگر اپنی ٹانگوں کو قبلہ کی طرف کرنے کی حالت نہیں رکھتا تو جس طرح چاہے نماز پڑھ لے۔

(۵) مریض کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ رکوع اور سجود کرے اگر ان کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر ان دونوں کے لئے سر سے اشارہ کرے اپنے سجدہ کیلئے رکوع سے کچھ زیادہ جھکے اگر سجدہ کے علاوہ رکوع کی طاقت رکھتا ہے تو پھر رکوع کی حالت میں رکوع کرے اور سجدہ کے وقت اشارہ کر لے اور اگر سجدہ کی طاقت رکھتا ہے رکوع کے علاوہ تو پھر سجدہ کی حالت میں سجدہ کرے اور رکوع کے لئے اشارہ کرے۔

(۶) اگر (مریض) سر کے ساتھ اشارہ کی طاقت نہیں رکھتا رکوع اور سجود میں تو پھر آنکھ سے اشارہ کرے رکوع کے لئے تھوڑا سا جھکا دے اور سجدہ کے لئے بھی رکوع سے کچھ زیادہ جھکا دے مگر انگلی کے ساتھ اشارہ جس طرح کے بعض مریض کرتے ہیں تو یہ صحیح نہیں اور اسکا کتاب وسنت میں بھی کوئی ثبوت نہیں اور نہ اہل علم کے اقوال سے یہ بات ثابت ہے۔

(۷) اگر (مریض) سر کے ساتھ اشارہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ آنکھ کے اشارہ کی طاقت رکھتا ہے تو دل کے ساتھ نماز پڑھ لے رکوع اور سجدہ اور قیام اور قعود کی نیت دل کے ساتھ کر لے۔ کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر انسان کے لئے اس کی نیت کے برابر ہے۔ بقیہ صفحہ نمبر ۴۹